رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

# الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر - غلام نبی

قیمت ۲ دو پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳ | ۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۸ اگست ۱۹۳۵ء | نمبر ۵۰


## مجلس احرار کے خلاف مسلمانوں میں عام جذبہ

### ایک احراری وفد کے احراری لیڈروں سے اہم مطالبات

احرار کی غداری - اور ملت فروشی کا پتہ لگتے ہی ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دُوسرے سرے تک ان پر لعنتوں کی جب بے پناہ بوچھاڑ ہونے لگی - تو جہاں خود احراری ٹولی نے تلملانا - اور بالفاظ خود جلے پاؤں کی بلی" بن کر اچھلنا کودنا شروع کر دیا وہاں وُہ لوگ بھی مجبور ہو کر احرار کے قدم جمانے کی کوشش کرنے لگ گئے - جو احرار کے بلند بانگ دعووں کے فریب میں مبتلا ہو کر سمجھے بیٹھے تھے - کہ اسلام کی حفاظت - اور مسلمانوں کی زندگی کے ضامن یہی لوگ ہیں ان سے بڑھ کر اسلام کا خادم - اور جان نثار نہ آج تک کوئی پیدا ہوا - اور نہ ہو سکتا ہے اس قسم کی غلط فہمی میں زیادہ تر بیرون پنجاب کے ہی وُہ لوگ مبتلا تھے - جو احرار کے اندرونی حالات - اور ان کی گزشتہ زندگی کے واقعات سے ناواقف تھے - اور انہی کی طرف سے زیادہ تر اس بات کی کوشش کی گئی - کہ احرار کو بر سر عام ذلیل و رسوا نہ کیا جائے - بلکہ ان کی حمایت - اور تائید کی جائے - اس جذبہ نے بہاولپور کے ایک طبقہ کو تو اس حد تک تاب کر دیا کہ اس نے خاص اہتمام کے ساتھ ایک وفد مرتب کر کے اس لئے لاہور بھیجا - کہ مسلمانوں کے سامنے احرار کی صفائی پیش کرے - اور اُن کے اُکھڑے ہُوئے قدموں کو پھر سے قائم کر دے - احرار نے بھی اسے غنیمت سمجھا اس کی خوب آؤ بھگت کی - اور صدق دل سے اس کی کامیابی کی دعائیں کرنے لگ گئے :-

احرار کے نزدیک وفد کی کامیابی یہی تھی کہ وُہ احرار کو ہر قسم کے عیب و خطا سے منزہ قرار دیتا - مسلمانوں کو بے دریغ اپنے اموال ان کے سپرد کر دینے کی تلقین کرتا - اور کوئی حرف شکایت زبان پر لانے سے کلیتہً روک دیتا - تاکہ احرار جس طرح قبل ازیں من مانی کارروائیاں کرتے رہے ہیں - اب بھی قوم سے روپیہ وصول کر کے اپنے محلات بنانے - اور جائدادیں خریدنے میں لگے رہیں - اور ایک پائی کا حساب دینے پر بھی آمادہ نہ ہوں - لیکن احرار کی بدقسمتی ملاحظہ ہو - کہ جس طرح ان کا ۲۷ - ۲۸ - جولائی کا خود منعقد کردہ جلسہ ان کے لئے انتہائی ذلت و رسوائی کا موجب بن گیا - اسی طرح وُہ وفد جس سے ان کی بڑی بڑی اُمیدیں وابستہ تھیں - جس کا انہوں نے بڑی خوشی سے خیر مقدم کیا تھا - اور جس کی کامیابی کے لئے صادق دل سے دُعاؤں میں لگے ہُوئے تھے - اسے جب تمام و کمال نہیں - بلکہ سرسری طور پر ہی حالات سے آگاہی ہُوئی - کیونکہ احراری لیڈر یہ گوارا ہی نہیں کر سکتے - کہ کسی کو اپنے اندرونی حالات سے آگاہ ہونے کا موقعہ دیں - تو وُہ باوجود اپنی اس انتہائی خواہش کے کہ احرار پہلے سے زیادہ پھلیں پھُولیں - بعض ایسے رازہائے سربستہ کا انکشاف کرنے پر مجبور ہو گیا - جن کے چہرہ سے نقاب کا ذرا سا بھی سرکنا احرار کے لئے موت کے برابر ہے - اب وفد کی رپورٹ کا وُہ حصّہ جو سب سے اہم ہے - احرار کے لئے ماتم کا باعث بنا ہُوا ہے - اور چودھری افضل حق اسے سامنے رکھ کر دونوں ہاتھوں سے سینہ کوبی کر رہے ہیں :-

وفد نے صاف الفاظ میں اس بات کا اعلان کیا ہے - کہ مجلس احرار کے خلاف مُسلمانوں میں یہ عام جذبہ پایا جاتا ہے کہ وُہ نہ کسی آئین کے ماتحت ہے - اور نہ کسی اصُول کے چند افراد جو چاہتے ہیں - اور جس طرح چاہتے ہیں - پبلک کے روپیہ اور جذبات سے کھیل رہے ہیں - اس کا انسداد ہونا چاہیئے اور آئین کے ماتحت کام کرنا چاہیئے - چنانچہ لکھا ہے " یہ عام جذبہ ہے - کہ مجلس احرار کو آئینی طریق پر چلایا جائے - اور باقاعدہ منظم جماعتوں کی طرح عام انتخاب ہو - صدر تین سال کے بعد ضرور تبدیل کر دیا جائے - اسی طرح دوسرے عہدہ دار بھی تبدیل ہوتے رہیں "

گویا جن لوگوں نے مجلس احرار کو اپنے باپ دادا کی جاگیر سمجھ رکھا ہے - اور جو اپنے آپ کو سیاہ و سفید کے مالک سمجھ رہے ہیں - انہیں بتایا گیا ہے - کہ مسلمان اب ان کے اس خود سرانہ اور جابرانہ طریق عمل کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں - مجلس احرار کا بھی باقاعدہ اور منظم جماعتوں کی طرح عام انتخاب ہونا چاہیئے اور تین سال کے بعد صدر اور دُوسرے عہدیدار لازمی طور پر بدل دینے چاہئیں - یہ مطالبہ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے مجلس احرار کو اپنی آمدنی کا ذریعہ بنا رکھا ہے - اور جن کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ معاش ہی نہیں ہے - موت نہیں تو اور کیا ہے :-

اس کے ساتھ ہی دُوسرا مطالبہ یہ کیا گیا ہے - کہ "ایک فنانشل شعبہ قائم کیا جائے جس کا یہ فرض ہو کہ وُہ سہ ماہی ششماہی یا سالانہ یا مناسب وقفہ کے ساتھ جماعت کے آمد و خرچ کا تفصیلی گوشوارہ شائع کرتا رہے - یا ایک فنانشل رپورٹ شائع ہُوا کرے تاکہ اس ضمن میں مخالفین کو اعتراض کی گنجائش نہ مل سکے"

یہ مطالبہ پہلے سے بھی زیادہ اہم اور وزنی ہے کیونکہ جب پبلک سے روپیہ وصول کیا جاتا ہے تو ضروری ہے - کہ اسے یہ بھی بتایا جائے - وُہ خرچ کہاں کیا گیا ہے - احرار کہلانے والوں نے آج تک یہ بتانا سیکھا ہی نہیں - اور اگر یہ بتانے لگیں - تو اپنے تنورِ شکم کے لئے ایندھن کہاں سے لائیں - اس لئے ممکن نہیں - کہ کبھی اس مطالبہ کو پورا کرنے کی طرف آئیں

ایک اور مطالبہ حسب ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے:۔ "سب سے اہم سوال جس کے متعلق پبلک میں تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ کونسل کا داخلہ ہے۔ پبلک چاہتی ہے کہ مجلس احرار اس میں حصہ لے۔ تاکہ صحیح نمائندوں کا انتخاب کیا جا سکے۔ جس سے حکومت کے اداروں میں مسلم حقوق کا تحفظ یقینی طور پر کیا جا سکے۔ لیکن کونسل کے امیدوار احرار کی مجلس عاملہ کے ارکان نہ ہوں۔ تاکہ جماعت پر کونسلوں کے پروگرام کی خاطر بدگمانی کا سدباب ہو جائے۔ کیونکہ کارکن اور فعال جماعت ہونے کی حالت میں اسے ضرورت کے وقت ایسا پروگرام بھی بروئے کار لانا ہے۔ جو گورنمنٹ کے نزدیک داخلہ کونسل کی شرائط کے خلاف تصور کیا جائے گا۔"

فی الواقعہ یہ نہایت اہم سوال ہے لیکن جب کونسل کی امیدواری کی خاطر احرار مسلمانوں کو غیر مسلموں کے ہاتھ فروخت کر دینے کے لئے ساز باز کر چکے ہوں۔ تو پھر امید نہیں کہ ایک چھوڑ بیسیوں وفود بھی اگر ان سے یہ مطالبہ کریں۔ تو وہ اس کی طرف توجہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ لوگ جنہوں نے انتخاب میں حصہ لینے کے لئے شہید گنج کی مسجد کی کوئی پروا نہ کی۔ جنہوں نے علی الاعلان کہا۔ کہ مسجدیں بیسیوں ہیں۔ مگر کونسل کا انتخاب روز روز نہیں میسر آ سکتا۔ ان سے یہ توقع رکھنا۔ کہ وہ ایک وفد کے مطالبہ پر سر تسلیم خم کر کے کونسل کے امیدوار نہیں بنیں گے۔ بالکل غلط ہے۔ غرض بہاولپور کے وفد نے جس کے دل میں سب سے بڑھ کر احرار کی خیر خواہی اور ہمدردی پائی جا سکتی ہے۔ اور جو اسی ہمدردی سے مجبور ہو کر اتنی دور سے آیا۔ اور کئی مقامات میں گیا۔ اس نے جو مطالبات کئے ہیں۔ اور جنہیں جلد سے جلد عملی جامہ پہنانے کی تاکید کی ہے۔ ان کی اہمیت کو احرار یہ کہہ کر کم نہیں کر سکتے۔ کہ وہ کسی قسم کے جذبہ عناد کا نتیجہ ہیں۔ باوجود اس کے اگر وہ ان پر عمل نہ کریں۔ اور یقیناً نہیں کریں گے بلکہ آنو بہانوں سے ٹالنے کی کوشش کریں گے تو ہر مسلمان کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس مجلس کے متعلق اس کے مخلصین کو بھی ایسے اعتراضات ہوں اور جو اس کے اندرونی نظام اور روپیہ کے مصرف کی نسبت اس قدر خدشات کا اظہار کرتے ہوں۔ وہ اگر آئندہ بھی خود سری رہنا چاہے۔ تو اس سے سوائے بربادی اور تباہی کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

# نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## پیارا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حلفیہ شہادت

ایک صاحب حاجی ضیاء اللہ صاحب مالک پنجاب سوپ فیکٹری لاہور نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے نبی ہونے کے متعلق حلف کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا۔ "کیا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خدا کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ اگر وہ سچے ہوتے اور آپ نے قسم نہ کھائی۔ اور میں اس نعمت سے محروم رہ گیا۔ تو اس کا سارا بوجھ آپ پر ہوگا۔" حضور نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل حلفیہ جواب رقم فرمایا:۔

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ کے خط کے جواب میں حلفیہ تحریر کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ اور جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اور جو دلوں کا بھید جانتا ہے۔ میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرے نزدیک وہ نبوت جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعوےٰ ہے۔ اسلام کے لئے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہتک کا موجب نہیں۔ بلکہ اسلام کی مضبوطی کا موجب ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بڑھانے کا۔

اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ایسی نبوت نہ صرف قرآن کریم اور حدیث شریف سے ثابت ہے۔ بلکہ مجھے خود اللہ تعالیٰ نے بذریعہ رؤیا و کشوف اس پر یقین دلایا ہے۔

والسلام خاکسار مرزا محمود احمد

# صدر انجمن احمدیہ کی جائداد کے متعلق اعلان

جملہ امراء و عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ جن صاحبان کے علاقہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جائداد خواہ بصورت مکان یا زمین واقعہ ہے۔ یا وہ جائداد جو مقامی جماعت کی اپنی ہے۔ اس کی اطلاع تفصیل کے ساتھ یعنی بصورت مکان نقشہ مکان اور اس کی بازاری قیمت اور بصورت زرعی اراضی۔ نقل جمعبندی۔ و ذریعہ حصول جائداد و قیمت وغیرہ سے بہت جلد مطلع فرمائیں۔ تاکہ مرکز کو انتظام میں سہولت ہو۔ نیز موجودہ انتظام جو جماعتیں کر رہی ہیں۔ اس سے بھی اطلاع دی جائے:۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

# ضروری یاد دہانی

جن نمائندگان مجلس مشاورت نے گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر کم از کم تین اشخاص کو داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ کرنے کا عہد کیا تھا۔ ان کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو احباب ابھی تک اس عہد کو پورا نہیں کر سکے۔ ان کے لئے وقت ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنی کوششوں کو بارآور کریں:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

# انگریزی زبان میں لفظ "ضلع" کا استعمال

چند دن ہوئے ایک انگریزی خوان دوست کے ساتھ خاکسار کو تبادلہ خیالات کا اتفاق ہوا۔ دوران گفتگو میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انگریزی الہامات پر اعتراض کیا کہ ان میں سے بعض کی زبان درست نہیں خاکسار نے عرض کیا۔ آپ مثال کے طور پر کوئی الہام جس کی زبان پر آپ کو اعتراض ہو پیش کریں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل الہام پیش کیا۔

"He Halts in the Zilla Peshawar"

"ہی ہالٹس ان دی ضلع پشاور" اور کہا اس میں "ضلع" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ انگریزی میں لفظ "ڈسٹرکٹ" کی بجائے ضلع استعمال کرنا غلط ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ لفظ ضلع انگریزی میں استعمال ہوتا ہے۔ مگر انہوں نے تسلیم نہ کیا۔ اب میں ان صاحب اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے لفظ "ضلع" کے انگریزی میں استعمال کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ سرکاری ملازمین کے خلاف الزامات کی محکمانہ تحقیقات کے لئے ایک قانون نافذ ہے۔ جس کا نام ہے The Public Servants Inquiries Act اس ایکٹ کی دفعہ ۸ میں ہے۔

"The Comissioners.... Shall be under the same protection as the Zilla and City judges, except that all process to cause the attendance of witnesses .... Shall be served through and executed by the Zilla or City judge"

(نیز دیکھو "دی پنجاب کورٹس ایکٹ" مرتبہ و شائع کردہ شیر چند بیرسٹر ایٹ لاء و ایچ۔ سی ٹل مطبوعہ ۱۹۳۳ء صفحہ ۸۳) اس حوالہ میں جو ایک قانونی اور گورنمنٹ کی مصدقہ دستاویز سے لیا گیا ہے ایک ہی فقرہ میں "ڈسٹرکٹ" کی بجائے "ضلع" کا لفظ دو دفعہ استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ اسی فقرہ میں اس کے بالمقابل "City" کی بجائے شہر کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہو گیا۔ کہ لفظ "ضلع" انگریزی میں استعمال ہوتا ہے۔ مگر شہر کا لفظ انگریزی میں استعمال نہیں ہوتا۔ امید ہے کہ آئندہ معترض صاحب اپنی انگریزی دانی کے بے جا گھمنڈ میں اگر اللہ تعالیٰ کے کلام پر نکتہ چینی کرنے سے محترز رہیں گے۔ خاکسار ملک عبد الرحمن خادم بی۔ اے گجراتی

# ملفوظات حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

## انتخابِ زوج کے معاملہ میں دینداری کو ترجیح دینے کی نصیحت

۲۶ر جولائی - حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے چودھری سردار احمد صاحب کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے جو خطبہ ارشاد فرمایا - اس کا جو مفہوم رپورٹر الفضل قلم بند کر سکا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

دُنیا کو عربی زبان کے محاورہ میں کھیتی سے مشابہت دی گئی ہے - اور اس میں کوئی شبہ نہیں - کہ انسانی فطرت پر غور کر کے ہم یقینی طور پر اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں - کہ انسان کو بہت سی مشابہت کھیتی یا باغ سے ہے - اچھا باغبان یا اچھا کسان کبھی اس طرح نہیں کرتا - کہ خراب بیج بوئے ، پانی دے - لیکن جب کھیتی تھوڑی بہت اُگ آئے - تو اس وقت اچھا بیج تلاش کرنے کی کوشش کرے ، ہر وُہ کسان یا باغبان جو اچھے بیج کے حصُول کے لئے کھیتی کے اُگ آنے پر کوشش کرتا ہے - وُہ کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا - اچھی کھیتی بونے اور اچھا باغ لگانے کے لئے اچھے بیج اور اچھی زمین کی ضرورت ہوتی ہے - پھر اس کے بعد محنت اور کوشش اچھا نتیجہ پیدا کر سکتی ہے چونکہ انسان کو کھیتی سے مشابہت حاصل ہے اس لئے جس طرح ظاہری کھیتی کے لئے اچھے بیج اور اچھی زمین کی ضرورت ہوتی ہے - اسی طرح شادی بیاہ کے معاملہ میں ہمیشہ اچھے مرد اور اچھی عورت کا انتخاب کیا جانا چاہیئے - ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایک شخص نے ذکر کیا - وُہ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے - آپ نے فرمایا - دُنیا میں کوئی مال کے لئے شادی کرتا ہے کوئی جمال اور حسب ونسب کے لئے - لیکن میں کہتا ہُوں - کہ علیك بذات الدین تربت یداك - تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے - تو دین کی خاطر شادی کر - تربت یداك بد دعائیہ فقرہ نہیں - بلکہ یہ ایک عربی محاورہ ہے - جو پیار کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے :-

ہر انسان خواہش کرتا ہے - کہ اس کا اور اس کی بیوی کا جمال قائم رہے - حالانکہ وُہ جانتا ہے - کہ خوبصُورتی ایک عارضی شے ہے -

دوسری چیز جس کے لئے انسان شادی کرتا ہے وُہ مال ہے - مال خرچ کرنے کے لئے ہوتا ہے اور مال کی قیمت دراصل وُہی ہوتی ہے جس کے لئے وُہ خرچ کیا جائے - جو مال خرچ نہ ہو - اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی - تیسری چیز حسب و نسب ہے - یہ بھی ایک بوجھ ہوتا ہے - مثل مشہور ہے - کہ جب گیدڑ اکٹھے ہوتے ہیں - تو ان میں سے ایک "پدرم سلطان بود" کہتا ہے - اور باقی تمام گیدڑ تراچہ تراچہ کہنے لگ جاتے ہیں - تو ماں باپ کا بڑے خاندان سے ہونا ایک بوجھ ہوتا ہے - صرف اس لئے کہ لوگ کہیں ، یہ بڑے حسب ونسب والا ہے - ہمیشہ انسان کو اپنی پوزیشن قائم رکھنے کا خیال رہتا ہے - اور اس کی وجہ سے اس کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں کام آنے والی اور مستقبل پر اثر ڈالنے والی چیز صرف دین ہے

دین اس حالت کا نام ہے - جو انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے - وُہ سوز وگداز وُہ رقت اور وُہ خشوع جو دل میں پیدا ہوتا ہے حقیقۃً وُہی دین ہے - جو نماز نیکی اور تقوےٰ پیدا نہ کرے - وُہ اصل نماز نہیں ہوتی - اسی طرح وُہ روزہ بھی اصل دین نہیں - جو انسان کے دل میں مخلوق سے ہمدردی کے جذبات پیدا کر کے انسان کو اللہ تعالےٰ کے قریب نہ کر دے بلکہ وُہ چیز جو اس کے پیچھے ہے - اصل دین ہے اسی طرح وُہ حج بھی اصل دین نہیں - جس سے محض حاجی کہلانا مقصُود ہو - بلکہ جن پاک اُمنگوں کو دل میں لئے ہُوئے حج کیا جائے وُہ اصل دین ہے - یہی زکوٰۃ کا حال ہے - جس نیت اور خواہش سے کوئی انسان دوسرے سے نیکی اور بھلائی کرتا ہے - وُہی حصہ دین کہلاتا ہے :-

تمام دُنیا کے مذاہب انسان کی تربیت اس کے بالغ ہونے سے شروع کرتے ہیں - لیکن اسلام انسان کی اصلاح اور تربیت اس کی پیدائش سے پہلے شروع کر دیتا ہے - جیسے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - علیك بذات الدین - دین کی خاطر شادی کر - دین اس تڑپ - اور تقوےٰ کی سچی خواہش کا نام ہے جو انسان کو اللہ تعالےٰ کے قریب کر دیتی ہے بذات الدین والی شرط مرد عورت دونوں کے لئے ہے - صرف عورت کے لئے نہیں جب مرد اور عورت دونوں ایسے ہونگے - تو گویا اچھا بیج اور اچھی زمین مل جائے گی :-

اسلام نے میاں بیوی کے تعلقات کی بنیاد دین پر رکھی ہے - اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - مرد وعورت کے پاس جاتے وقت یہ دُعا کیا کرے - کہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا یہ دُعا ہے جس سے خشیت الٰہی اور تقوےٰ پیدا ہوتا ہے - اور اس سے انسان اپنی خوشی کی حالت کو قائم رکھ سکتا ہے - اس کے بعد جب بچہ پیدا ہوتا ہے - تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے - کہ اُس کے کان میں اذان کہو - اگرچہ بچہ نہیں سمجھتا - کہ کیا کہا گیا لیکن پھر بھی اس کے اندر بونے کی قوت مخفی ہوتی ہے - جس طرح جنگل کے سرکنڈے میں بولنے کی طاقت مخفی ہوتی ہے - مگر اس کا اظہار اس وقت ہوتا ہے - جب اس کو کاٹ کرنے بنائی جائے - اسی طرح بچے کے اندر بھی بولنے کی قابلیت ہوتی ہے - لیکن اس کا ظہُور بعد میں ہوتا ہے - بچہ کے اندر قابلیت اور قبولیت دونوں مادے موجود ہوتے ہیں - قبولیت کا مادہ تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے - اسی بنا پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کے کان میں اذان دینے کی تاکید فرمائی - اور اس کے بعد بچہ کے بڑے ہونے پر اس کی تربیت کی تاکید فرمائی - چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت امام حسین رضؓ کی خود تربیت فرمائی - کھانا کھاتے وقت جس طرح بچوں کی عادت ہوتی ہے حضرت امام حسین رضؓ نے بھی ادھر اُدھر سے لقمے لینے شروع کر دیئے - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - کل بیمینك وکل مما یلیك - یعنی دائیں ہاتھ سے کھاؤ - اور اپنے آگے سے کھاؤ -

اسی طرح ایک دفعہ صدقہ کی کھجوریں آئیں تو حضرت امام حسین رضؓ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے مونہہ میں ڈال لی - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت ان کے مونہہ میں انگلی ڈال کر کھجور نکال لی :-

ایسی اور بہت سی مثالیں ہیں - جن سے ثابت ہوتا ہے - کہ آپ بچوں کی بچپن سے ہی تربیت کرنا ضروری سمجھتے تھے - پھر جب بچہ ذرا اور بڑا ہوتا ہے - اور وُہ باتوں کی نقل کرنا سیکھ جاتا ہے - تو نماز سکھانے کی تاکید فرمائی :-

اس کے علاوہ تعلیم پر بھی زور دیا ہے - چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی دو لڑکیوں کو تعلیم دیتا - اور ادب سکھاتا ہے - وُہ اپنے لئے جنت میں گھر بناتا ہے - لوگ عموماً لڑکیوں کو تعلیم نہیں دلاتے - اس واسطے لڑکیوں کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کیا ہے یہ مطلب نہیں - کہ لڑکوں کو تعلیم نہ دلانا کوئی حرج کی بات نہیں :-

پھر جب بچہ اس سے ترقی کرتا - اور بڑا ہوتا ہے - تو اسے شریعت کے احکام اور اخلاقِ فاضلہ سکھائے جاتے ہیں - اور یہی چیز ہے - جس سے حقیقی نیکی قائم ہو سکتی ہے :-

پس کوشش اس بات کی ہونی چاہیئے کہ لڑکے کو اچھی لڑکی مل جائے - اور لڑکی کو اچھا لڑکا مل جائے - پھر دونوں نیک نیتی - اور نیک ارادہ سے آپس میں ملیں اور اولاد پیدا ہونے پر اس کی تربیت کا ابتدا سے ہی خیال رکھیں - تو ممکن نہیں کہ اولاد خراب ہو - یا کم از کم اس اولاد میں اتنی نیکی کی قوت پیدا ہو جائے گی کہ بُرائی کا اثر اس پر نہیں ہوگا - اور اگر شاذ کے طور پر کسی کی اولاد خراب بھی ہو جائے - تو اس سے قوم کو بحیثیت مجموعی نقصان نہیں پہونچ سکتا - جیسے اگر کسی اعلےٰ آموں کے باغ میں کسی درخت کو خراب پھل لگ جائے - یا اعلےٰ کھیت میں کوئی سٹہ خراب ہو جائے تو اس ایک دو کی خرابی کی وجہ سے باغ یا کھیت کی شہرت کو نقصان نہیں پہونچتا - اسی طرح بعض افراد کے خراب ہو جانے کی وجہ سے اسلام کی شہرت کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا - یاد رکھو - یہی وُہ طریق ہے جس سے حقیقی فلاح حاصل ہو سکتی ہے :-

# حیدرآباد دکن میں چوہدری سر ظفراللہ خانصاحب کا ورود مسعود

آنریبل چوہدری سر ظفراللہ خان صاحب اپنے جنوبی ہند کے دورہ کے دوران میں بتاریخ ۹ اگست ۱۹۳۵ء تین بجکر پچیس منٹ پر سکندرآباد ریلوے سٹیشن پر تشریف فرما ہوئے۔ آمد سے ایک ہفتہ قبل اطلاعیں موصول ہو رہی تھیں۔ کہ چند گھنٹوں کے لئے سر موصوف یہاں رونق افروز ہوں گے۔ جوں جوں تشریف آوری کا وقت قریب آتا گیا۔ احباب کا اشتیاق ملاقات بڑھتا گیا۔ چونکہ تشریف آوری نہایت قلیل وقت کے لئے تھی۔ اس لئے یہ طے ہوا۔ کہ تمام جماعت سٹیشن سکندرآباد پر موجود رہے۔ اور موقعہ ہو۔ تو وہیں ملاقات کرے۔ ورنہ کسی اور جگہ ملاقات کا موقعہ نکالا جائے۔ میر سعادت علی صاحب جے۔ ایم۔ ابراہیم بھائی جماعت حیدرآباد و سکندرآباد کی طرف سے استقبال کے لئے چند اسٹیشن آگے رگھوناتھ پلی اسٹیشن پر پہنچے ہوئے تھے۔ جناب چوہدری صاحب کا سیلون جب پلیٹ فارم پر پہنچا۔ تو احباب جماعت نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اسٹیشن پر نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر۔ خان بہادر احمد الہ دین صاحب سکندرآبادی۔ مولوی سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب امیر جماعت سکندرآباد۔ حافظ عبدالعلی صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ۔ مولوی ابوالمجید صاحب آزاد وکیل ہائیکورٹ و سیٹھ محمد غوث صاحب اور دوسرے معززین استقبال کے لئے موجود تھے۔ جناب چوہدری صاحب موصوف نے امیر جماعت حیدرآباد و سکندرآباد سے مصافحہ فرمایا۔ اور انہوں نے پھولوں کے ہار ان کے زیب گلو کئے۔ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بعد مصافحہ فوٹو لئے جانے کا انتظام کیا۔ جناب چوہدری صاحب نے ۶ ۱/۴ بجے شام سے ۷ ۱/۲ بجے تک کا وقت جماعت کو ملاقات کے لئے دیا۔ اس ملاقات سے قبل آپ سید انعام اللہ شاہ صاحب کی قبر پر دُعا کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور جماعت کے احباب احمدیہ جوبلی ہال میں جمع ہو گئے۔ جو خوب سجایا گیا تھا۔ ۶ ۱/۲ بجے جناب موصوف تشریف لائے۔ اور تمام احباب سے ملاقات کی۔ اس کے بعد امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن نے جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس میں مکرم معظم چوہدری صاحب کے اوصاف و اخلاق کا ذکر کرتے ہوئے اپنی جماعت کے حالات بھی پیش کئے۔ نیز مملکت آصفیہ کی عدل گستری اور رواداری کا بھی ذکر کیا۔ جناب چوہدری صاحب نے جواب دیتے ہوئے اس امر پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ حکومت کے تعلقات جماعت احمدیہ کے ساتھ منصفانہ اور عادلانہ ہیں۔ اور ارشاد فرمایا کہ بڑھنے والی جماعتوں کے نصب العین ہمیشہ بلند ہوتے ہیں۔ اور بلندیوں کی راہوں میں قربانیوں کے مطالبات ضروری ہیں۔ مصائب و آلام ہماری تربیت و اصلاح کے لئے آتے ہیں۔ آخر میں دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالے جماعت کو ابتلاؤں سے بچائے۔ اور اگر ابتلا خدا کی طرف سے مقدر ہوں تو پھر صبر و استقلال عطا فرمائے۔

اس کے بعد سید حسین صاحب ذوقی اور محمد عبدالقادر صاحب صدیقی نے اپنی نظمیں جناب چوہدری صاحب کی خدمت میں پیش کیں۔ اس کے بعد نماز مغرب پڑھی گئی۔ پھر جناب چوہدری صاحب موصوف اللہ اکبر کے نعروں میں سکندرآباد روانہ ہو گئے۔ وہاں سے روانگی کے وقت بھی جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندر کے احباب سٹیشن پر موجود تھے۔

نامہ نگار

# تحریک قرضہ ساٹھ ہزار کی واپسی

ماہ اگست میں واپسی قرضہ کا قرعہ مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کے نام نکلا ہے۔ اور انکو روپیہ بھجوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ Rose Villa Simla

# حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں کا معجزانہ اثر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اپنی صداقت کے لئے کئی اور نشانات کا جو خدا تعالے کی طرف سے ظاہر ہوئے ذکر فرمایا ہے۔ وہاں نہایت تحدی کیساتھ حضور نے دُعا کی قبولیت کا نشان تمام مخالفین کے سامنے پیش کر کے ان کو چیلنج کیا ہے۔ کہ آؤ میرے مقابلہ میں کسی اہم اور مشکل کام کے لئے دعا کر کے دیکھ لو۔ دنیا شاہد ہے کہ کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اس کو قبول کرے۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو گیا۔ مگر یقیناً احمدیت کی صداقت مشتبہ ہو جاتی۔ اگر حضور کی وفات کے بعد احمدی جماعت اس چیلنج کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے عاجز آ جاتی۔ مگر آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دُعا والا چیلنج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ دنیا کے سامنے ہے۔ اگر کسی میں ہمت ہو۔ تو آئے اور قبول کرے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی غیر معمولی حالات میں دعا کی قبولیت کی تازہ مثال بھائی ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب کی خطرناک علالت سے صحت یابی ہے۔ جو یقیناً حضرت امیر المومنین کی دعاؤں کا اثر ہے۔

ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب بغرض تبدیلی آب و ہوا ایبٹ آباد معہ اہل و عیال ۲۹ جون کو پہنچے۔ اور ۲۴ جون کو بیمار ہو کر فوجی ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ہر چند کہا۔ کہ مجھے Appendicitis ہے۔ مگر ذمہ وار میڈیکل افسران سے متفق نہ ہوئے۔ اور یکم جولائی تک تشخیص نہ کر سکے۔ آخر جب تکلیف زیادہ ہو گئی۔ تو انہوں نے مل کر مشورہ کر کے Specialist کو کوہ مری ٹیلیفون کیا۔ اور وہ اس دن رات کے نو بجے پہونچے۔ اور انہوں نے دیکھتے ہی کہا۔ کہ Appendicitis ہے۔ اور اسی وقت اپریشن کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اپریشن کر کے قریباً ایک پاؤنڈ پیپ پیٹ سے نکالی اور زخم سی دیا۔ مگر Appendix کاٹ کر باہر نہ نکالی۔ اس سے سب کو خیال ہوا کہ اپریشن کامیاب نہیں ہوا۔ اور گو ہم کو دوسرے ڈاکٹروں نے بتلایا نہیں۔ مگر ان کا خیال تھا۔ کہ بچنا مشکل ہے۔ ہم کو تار دی گئی۔ اور ہم تین جولائی وہاں پہونچ گئے۔ حالت خطرناک تھی۔ ان حالات میں سوائے اس کے کہ ہم اس قادر و قیوم ہستی کے آگے فریاد کرتے۔ اور دُعا کے لئے بزرگوں سے درخواستیں کرتے۔ اور کیا کر سکتے تھے۔ سو روزانہ ایک تار حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے دیتے۔ اور دوسرے کئی ایک مہربان حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتے۔ اور اس تواتر سے درخواستیں بذریعہ تار اور خطوط کی گئیں۔ کہ حضور نے فرمایا مجھے ڈاکٹر صاحب ہر وقت یاد رہتے ہیں۔ پھر الفضل میں بذریعہ تار احباب جماعت سے درخواست دعا کی گئی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں بذریعہ تار دعا کی درخواست کی۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا۔ حضرت اماں جان۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ صوفی فضل الٰہی صاحب مانسہرہ۔ احباب ایبٹ آباد خصوصاً مولوی غلام رسول صاحب پشاوری ہیڈ رجوڈیشنل کمشنر جن کی خدمت میں قریباً روزانہ دونوں وقت دعا کی درخواست کرنے کے لئے حاضر ہوتا رہا۔ ۱۰ جولائی تک حالت مایوس کن تھی۔ آخر خدا نے فضل کیا۔ اور ڈاکٹر صاحب کی حالت روبصحت ہونی شروع ہوئی۔ الحمد للہ۔ ڈاکٹر صاحب بالکل صحت یاب ہو کر ۷ اگست ہسپتال سے اپنے مکان میں آ گئے۔

میں تمام متعلقین کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے اور جماعت کے تمام بزرگوں کا جنہوں نے دُعاؤں سے مدد کی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جماعت ایبٹ آباد میں سے مولوی غلام رسول صاحب اور بابو احمد اللہ صاحب کا خاص طور پر مشکور ہوں۔ جو ہر طرح سے ہمدردی فرماتے رہے۔ خاکسار فیض الحق خان آرسنل فیروزپور

# ضلع مونگھیر میں احمدیت کی نمایاں ترقی

جماعت احمدیہ کی مخالفت آج کل جس پیمانہ پر کی جارہی ہے۔ اس سے انسانی نقطۂ نظر سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ یہ سلسلہ جس کے مٹا دینے پر ہر چھوٹا بڑا اٹھا ہوا ہے۔ مٹ جائیگا۔ چنانچہ مخالفین کی صف میں آج کل جو لوگ سب سے پیش پیش ہیں۔ اور جو اپنے آپ کو "احرار" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ متکبرانہ دعوے کیا۔ کہ وہ احمدیت کو مٹا دینگے۔ اور یہی نہیں۔ بلکہ انہوں نے اپنی کامیابی کو بزعم خود نزدیک سمجھتے ہوئے یہاں تک لاف زنی کی۔ کہ جماعت احمدیہ درحقیقت مٹ چکی۔ اور اب صرف سنبھالا لے رہی ہے۔ لیکن واقعات اور مشاہدات بتلاتے ہیں۔ کہ قادرِ مطلق کا یہ اٹل قانون کہ "کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی" کبھی تبدیل نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ مخالفین کی سخت ترین مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ روز بروز نہایت ہی سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ جس کے شاہد وہ ہزارہا نفوس ہیں۔ جنہوں نے احرار کے اشتعال انگیز بہتانات اور بے بنیاد اتہامات کے باوجود اب تک حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ الغرض خدا تعالیٰ روز بروز اس جماعت کو غالب کر رہا ہے۔ جو اس امر کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ کہ خدا کے رسول اور ان کے پیرو ہی غالب ہوتے ہیں خواہ وہ کتنے ہی کمزور ہوں۔

اس کی ایک تازہ مثال موضع حسینا ضلع مونگھیر میں ملتی ہے۔ جہاں ایک عرصہ سے مخالفت کا سلسلہ جاری تھا۔ مخالفوں نے احمدیوں پر جس قدر مظالم ممکن تھے۔ ڈھائے سودا۔ پانی بند کرنے کے علاوہ حجام اور دھوبی کو بھی احمدیوں کا کام کرنے سے روک دیا گیا۔ حتےٰ کہ سربرآوردہ مخالفوں نے بستی کے غیر احمدیوں سے اس بات کا عہد لیا۔ کہ آئندہ وہ کسی احمدی سے بات تک نہیں کرینگے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنیوالے پر پانچ روپیہ جرمانہ یا بصورت دیگر اس کا بھی بائیکاٹ کر دیا جائے گا۔

ایسے نازک ترین حالات میں جماعت احمدیہ حسینا نے جو صبر اور استقلال دکھلایا۔ وہ ایک بے نظیر نمونہ ہے۔ حتےٰ کہ احمدیوں کے صبر اور استقلال کو دیکھکر کئی مخالفین نے کھلم کھلا اقرار کیا۔ کہ "واقعی احمدی بہت صابر ہیں"۔

اسی دورانِ مخالفت میں خداوند قہار کا قہری نشان بصورت زلزلہ صوبہ بہار میں ظاہر ہوا۔ جس کی وجہ سے مخالفین کے دلوں میں ایک قسم کی ہیبت طاری ہوگئی۔ جس کا خوشگوار نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب مولوی عبدالسلام صاحب بی۔ اے نے مخالفین کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بہ نسبت زلزلہ بیان فرمائی۔ تو مولوی عبدالقادر صاحب جو مخالفین میں قابل اور لائق انسان تھے۔ ایک عجیب بے تابی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور بیعت کا خط لکھدیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ چونکہ مولوی عبدالقادر صاحب مخالفین میں ایک قابل تعظیم بزرگ سمجھے جاتے تھے۔ اسلئے ان لوگوں کو اس امر کا سخت صدمہ ہوا۔ بلکہ کئی مخالف تو رو پڑے کہ ہائے عبدالقادر جیسا انسان احمدی ہوگیا۔

مولوی عبدالقادر صاحب کے بیعت کرنے پر ان لوگوں نے پہلے سے بھی زیادہ مخالفت شروع کر دی۔ اور اس کا مظاہرہ اس طرح کیا۔ کہ انہوں نے باہر کے ایک ملا انور حسین کو بلایا۔ جس نے آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے متعلق نہایت ہی دریدہ دہنی سے کام لینا شروع کر دیا۔ اور جماعت احمدیہ حسینا کو مناظرہ کا چیلنج بھی دے دیا۔ جو قبول کر لیا گیا۔ جب ہم لوگ وقتِ مقررہ پر مناظرہ گاہ میں پہونچے۔ تو ہمارے مناظر جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کو دیکھتے ہی ملا انور حسین نہایت سراسیمگی کے عالم میں حواس باختہ ہوکر کہنے لگا۔ "میں وفاتِ مسیح اور ختم نبوت پر مناظرہ نہیں کرونگا صرف مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر گفتگو کرونگا"۔ حکیم صاحب نے یہی منظور کر لیا۔ اور مناظرہ شروع ہوا۔ ملاجی نے پیشگوئیوں پر نہایت ہی بودے اعتراضات کئے۔ جن کے جواب حکیم صاحب موصوف نے نہایت ہی مدلل دیئے۔ ملاجی کی سراسیمگی اور کھلی ہوئی شکست کو دیکھکر بستی کے شریر طبقہ نے اس ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے شور مچانا شروع کر دیا۔ حتےٰ کہ فساد کرنے پر آمادہ ہوگئے۔

گو اس مناظرہ کے انعقاد نے بھی مخالفت کی ایک خطرناک صورت اختیار کرلی۔ تاہم اس مخالفت سے ایک فائدہ یہ ہوا۔ کہ بہت سے حق کے متلاشی احمدیت کا مطالعہ کرنے لگے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد ایک نوجوان جن کا نام مولوی عبدالسالکین صاحب ہے۔ اور جو مخالفین کے سرغنہ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ داخلِ سلسلہ ہوگئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

یہ حق کے غلبہ کا کتنا بڑا ثبوت ہے۔ کہ وہ خاندان جو بستی کے مخالفین کی صف میں سب سے پیش پیش تھا۔ وہ خاندان جو کسی احمدی کے وجود کو بستی کے لئے موجب ننگ سمجھتا تھا۔ اسی خاندان کا ایک بارسوخ نوجوان احمدی ہوگیا۔

اس کے مقابلہ میں میں ان لوگوں کے شرمناک اور دردناک انجام کو بیان کرنا پسند نہیں کرتا۔ جنہوں نے تقریرًا یا تحریرًا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہانت کی۔ اگر اصولِ صحافت سدِ راہ نہ ہوتا۔ تو میں ان شرمناک واقعات کو احاطۂ تحریر میں لے آتا۔ جو اس امر کی کھلی ہوئی دلیل ہیں۔ کہ انی مھین من اراد اھانتک کا الہام نازل کرنے والا سچا اور قادر خدا ہے۔

(خاکسار مبارک احمد۔ مونگھیری)

# انکم ٹیکس انسپکٹر گجرات

اخبار زمیندار اور احسان میں آئے دن احمدی سرکاری ملازمین کے خلاف محض اس لئے بغض آمیز مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کہ پبلک اور حکامِ بالادست کے دل میں ان کی نسبت ناحق بدگمانی پیدا کرکے ان کو جانی اور مالی نقصان پہنچایا جائے۔ اخبار زمیندار مورخہ ۱۴ اگست میں چار احمدی ملازمین کی شکایت کی گئی ہے۔ جن میں سے ایک مرزا احمد بیگ صاحب انسپکٹر محکمہ انکم ٹیکس گجرات بھی ہیں۔ انکی نسبت لکھا ہے۔ کہ ان کا ایک لڑکا بصارت سے عاری تعلیم سے بے بہرہ اور نکما ہے۔ اس نے صابون سازی کا کام مرزا صاحب کے رسوخ سے سیکھا ہے۔ اور صابون سازی کا کارخانہ اپنے گھر میں کھول رکھا ہے۔ اس کارخانہ کا صابون مرزا صاحب کے رسوخ سے بک رہا ہے۔ اور کارخانہ قابل انکم ٹیکس ہے۔

جس لڑکے کے متعلق یہ مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ خدا کے فضل سے بینا ہے۔ بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہے۔ چند ماہ سے اس نے ایک اور شخص کے ساتھ مل کر اپنے تھوڑے سے سرمایہ سے صابن بنانا شروع کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ اب تک سو روپے لاگت صابن پر آئی ہے۔ اور ۲۵ روپے خسارہ ہوا ہے۔

مرزا صاحب اپنے فرائض منصبی کو دیانت داری کے ساتھ پورا کر رہے ہیں ان کا اس صابن کے کام میں اتنا ہی تعلق ہے۔ کہ ان کا لڑکا اس میں حصہ دار ہے۔ مگر کوئی قانونی۔ مذہبی یا اخلاقی حکم نہیں ہے۔ کہ ایک ملازم سرکار کا لڑکا ضرور بے کار رہے۔ اور اپنی محنت اور ہنر سے وجہ معاش نہ پیدا کرے۔ "زمیندار" کے نامہ نگار کو شاید یہ بھی معلوم نہیں ہے۔ کہ انکم ٹیکس ہزار روپیہ یا زیادہ کی سالانہ آمدنی پر لگایا جاتا ہے۔ نامہ نگار نے جو مرزا صاحب سے للّٰہی بغض و عناد رکھتا اور ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیل رہا ہے۔ یہ نہیں بتایا۔ کہ کن کن اشخاص کو اپنے ذاتی رسوخ سے مرزا صاحب نے صابن کی خریداری پر آمادہ کیا۔ اور ان کا مرزا صاحب سے کیا تعلق ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خواہ مخواہ صابن خریدتے ہیں۔

(خاکسار بشیر احمد بی۔ اے از گجرات)

# لکھنؤ میں احرار کی اشتعال انگیزیاں

جیسا کہ اس سے پیشتر بتایا جا چکا ہے اب احراری یو۔پی کے امن وامان کو اپنی مفسدہ پردازیوں کی بدولت تباہ و برباد کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اور مختلف شہروں اور قصبات میں دورہ کر کے مسلمانوں میں اپنا اثر و اقتدار قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ابھی چند روز کا ذکر ہے۔ کہ عبدالغفار غزنوی وغیرہ کا ایک وفد اسی غرض سے آیا تھا۔ اب عطاء اللہ شاہ بخاری اور حسام الدین آئے۔ اور لکھنؤ۔ کانپور۔ شاہجہان پور بریلی۔ مراد آباد وغیرہ شہروں میں چکر لگایا انہوں نے جو تقاریر ۲۱ اور ۲۲ ر اگست لکھنؤ میں کیں۔ وہ انتہا درجہ کی اشتعال انگیز تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خاندان کی محترم خواتین بالخصوص حضرت ام المومنین رضہ کی ذات پر نہایت ناپاک الزام لگائے۔ اور گندی سے گندی گالیاں دیں جن بعض معزز اور شریف غیر احمدی اصحاب نے عطاء اللہ کی تقاریر سنیں۔ ان کا بیان ہے کہ ہمیں آج تک لکھنؤ میں ایسی گندی اور فحش تقاریر سننے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ علماء تو کجا لکھنؤ کی بھٹیاریاں بھی ایسی فحش کلامی بکتی ہوئی نہیں سنی گئیں۔ جیسی کہ عطاء اللہ نے بکی۔ احمدیوں سے بائیکاٹ کرنے اور ان کی باتیں نہ سننے کی تلقین کرتے ہوئے حاضرین سے اس امر کا عہد لیا کہ کوئی مسلمان احمدیہ دار التبلیغ میں نہیں جائے گا۔ بلکہ یہاں تک فتویٰ دے دیا۔ کہ جو وہاں جائے گا۔ وہ دیوث اور خبیث ہوگا۔ احمدیوں کو صریح طور پر دھمکیاں دیتے ہوئے عطاء اللہ نے کہا۔ کہ میں ان کی آنتیں نکال دوں گا۔ اور ان کو نیست ونابود کر دوں گا۔ پھر لوگوں کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ دیکھو ہمیں گورنمنٹ نے قادیان کے ارد گرد آٹھ آٹھ میل میں کانفرنس منعقد کرنے سے روک دیا ہے۔ تم بھی اکٹھے پر اکٹھا چلاؤ۔ اور قادیانیوں کو لکھنؤ سے آٹھ آٹھ میل تک جلسے نہ کرنے دو۔ ابھی تو میں مسلمانوں سے یہ کہتا ہوں۔ کہ ان کی باتیں مت سنو۔ مگر پھر آکر میں تمام مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں سے یہ دریافت کروں گا۔ کہ وہ کون ہے جس نے ان کو دار التبلیغ قائم کرنے کو مکان دے رکھا ہے اخبارات "حق" و "حقیقت" کو بھی بے نقط سنائیں۔ اور لوگوں سے ان کا بائیکاٹ کرنے کو کہا۔ جلسہ میں اس قدر اشتعال تھا کہ جب عطاء اللہ نے یہ کہا کہ تم بھی "اکٹھے پر اکٹھا چلاؤ"۔ تو جماعت احمدیہ کے ایک معزز عہدیدار کو جو جلسہ کے حالات دیکھنے گئے ہوئے تھے۔ والنٹیروں نے پکڑ لیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ تمہارا کیا منشا ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں حکم ہوا ہے کہ باہر نکال دیں۔ اس پر خود ہی باہر آگئے۔ عطاء اللہ بخاری نے ایک مجہول آدمی کی کسی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ کہ دیکھو۔ قادیانی حضرت فاطمۃ الزہرا رضہ کی ہتک کرتے ہیں یہ کہہ کر اشتعال انگیزی کو انتہا تک پہنچا دیا اور اہل بیت سے اپنے جھوٹے خلوص کا مظاہرہ کرنے کے لئے ایکٹروں کی طرح ایکٹنگ کے طور پر رو پڑا۔

حسام الدین نے نوجوانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ احمدی گورنمنٹ کے ایجنٹ ہیں۔ جب تک یہ صفحہ ہستی پر موجود ہیں تب تک ہم آزاد نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان کو تباہ کر دو۔

۲۲ ر اگست کو مقامی جماعت احمدیہ نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں یہ اعلان کیا گیا۔ کہ جو اعتراضات احراری لیڈروں نے کئے ہیں۔ ان کے جوابات ۲۳ ر اگست کو دئے جائیں گے۔ یہ اشتہارات تقسیم کرنے کے لئے جو احمدی نوجوان گئے۔ ان سے اشتہارات چھین لئے گئے۔ اور بعض کو زدوکوب بھی کیا گیا۔

۲۳ ر اگست کو احمدیہ دار التبلیغ میں حسب اعلان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی علی محمد صاحب فاضل اجمیری مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تمام اعتراضات کے قرار واقعی جواب دئے۔ جلسہ کو ناکام بنانے کے لئے احمدیہ دار التبلیغ کے تمام راستوں پر احراری کھڑے ہو گئے۔ جنہوں نے پکٹنگ کر کے لوگوں کو جلسہ میں شامل ہونے سے روکا۔ اور کہا کہ جو وہاں جائے گا۔ وہ دیوث ہے۔ مگر بعد میں خود ہی پکٹنگ بند کر کے جلسہ میں آکر بیٹھ گئے۔ اور جاتے ہوئے زینہ میں سے ایک لیمپ اٹھا کر لے گئے۔ (نامہ نگار)

# علماء و شرفاء توجہ فرمائیں

عرصہ دو سال سے احرار نے جماعت مرزائیہ کے خاتمے کے لئے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ خلاف تہذیب خلاف قانون انگریزی اور خلاف شرع محمدی ہے جس کو کوئی شریف انسان پسند نہیں کرتا۔ ہمارے علاقہ کیریاں میں جماعت احمدیہ کے چند اصحاب جب تبلیغ کے لئے آئے۔ تو وہ لوگ جو احرار کے زیر اثر تھے۔ وہ احمدیوں کو راستہ چلتے گالیاں دیتے اور پتھر مارتے۔ بلکہ ان کے مکان پر جا کر فساد کرتے رہے نماز پڑھتے وقت گوبر پھینکا گیا۔ اور کنوئیں سے پانی بند کر دیا۔ جو شریف لوگ منع کرتے کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ ان کو بھی وہ جاہل طبقہ بے عزت کر دیتا ہے۔ مرزائی یا مرزائی نواز کہہ کر فساد برپا کر دیتے ہیں اس طرح مرزائیت کا نہیں۔ بلکہ انصاف اور تہذیب کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ ادھر مرزائیوں کی ترقی ہو رہی ہے۔ اور احراریوں کی تحریک فیل ہو رہی ہے۔ اگر احرار کا یہی رویہ رہا تو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک میں فساد کی لہر چل جائے گی۔ کیونکہ خلق محمدی کو احرار اور احرار کے مریدوں نے ترک کر دیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغ خلق عظیم سے کیا کرتے تھے۔ مگر اب فساد اور فحش کلامی اور بائیکاٹ کا نام تبلیغ اسلام ہے۔ تمام شرفاء اور علماء کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ اور احرار مسلمانوں میں جو بد اخلاقی پیدا کر رہے ہیں۔ اس کے انسداد کی کوشش کرنی چاہئے۔ (ایک اہلحدیث)

# ایک متعصب اے ڈی آئی

## تحصیل کھاریاں کے احمدی مدرسین سے ناروا سلوک

تحصیل کھاریاں کے مدرسین کی بدقسمتی سے ان پر نت نئی آفات نازل ہوتی رہتی ہیں۔ مگر ان کی تمام مصیبتوں سے بڑھ کر ایک سخت مصیبت موجودہ اے ڈی۔ آئی کھاریاں کی متلون مزاجی۔ سخت گیری۔ خود پسندی اور اپنے من مانے احکام کی تعمیل ہے۔ دوران معائنہ میں طلباء کے سامنے مدرسین کی بے عزتی کرنے میں صاحب ممدوح کو خاص لطف آتا ہے۔ مدرسین بے چارے سخت تنگ ہیں۔ گذشتہ جون جولائی میں جتنے معائنے آپ نے کئے۔ سب میں احمدی مدرسین کی خصوصاً بے عزتی بڑے شرمناک رنگ میں کی گئی ہے۔ احمدی مدرسین کے روبرو ان کے پیشوا کو گالیاں دینا۔ ملعون اور بے عزت کرنا اس کا شیوہ ہے۔ اپنے محکمے کا ایسا بدخواہ آدمی ہرگز انسپکشن لائن میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔

کیا آنریبل وزیر تعلیم اور ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب ہماری اس عرض داشت پر غور فرما کر ہماری داد رسی فرمائیں گے۔

یکے از احمدی مدرسین تحصیل کھاریاں

256

# خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

| نمبر خریداری | نام |
|---|---|
| ۱۹۱۵ | چوہدری مشتاق احمد صاحب |
| ۱۹۱۷ | صاحبزادہ عبدالسلام صاحب |
| ۱۹۱۸ | احمد علی صاحب |
| ۱۹۲۲ | شیخ محمد اسمٰعیل صاحب |
| ۱۹۲۷ | خورشید محمد صاحب |
| ۱۹۳۳ | رشید احمد صاحب |
| ۱۹۴۴ | منشی فضل احمد صاحب |
| ۱۹۴۱ | سندھی شاہ صاحب |
| ۱۹۴۳ | بی۔اے چغتائی |
| ۱۰۹۵ | عبدالکریم صاحب |
| ۱۰۸۷ | لالہ جواہر لعل صاحب |
| ۱۰۰۸ | حافظ عبدالرحمن صاحب |
| ۱۰۱۶ | محمد رشید الدین صاحب |
| ۱۰۲۵ | اخوند حفیظ اللہ صاحب |
| ۱۰۲۶ | راجہ شیر باز خان صاحب |
| ۱۰۳۶ | عبدالرحمن صاحب |
| ۱۰۳۸ | محمد اسمٰعیل صاحب |
| ۱۰۴۱ | محمد حسین صاحب |
| ۱۰۴۴ | عبدالرؤف صاحب |
| ۱۰۵۶ | محمد ابراہیم صاحب |
| ۱۰۵۷ | چوہدری عزیز اللہ صاحب |
| ۱۰۷۰ | محمد ابراہیم صاحب |
| ۱۰۸۳ | ملک فتح خان صاحب |
| ۱۱۱۲ | مستری غلام حسین صاحب |
| ۱۱۱۴ | خلیل الرحمن صاحب |
| ۱۱۱۷ | غلام احمد خان صاحب |
| ۱۱۲۲ | چوہدری سراج الدین صاحب |
| ۱۱۲۵ | ملک عنایت اللہ صاحب |
| ۱۱۲۷ | محمد الطاف خان صاحب |
| ۱۱۳۲ | راجہ عبدالرحمن صاحب |
| ۱۱۳۳ | قاضی محمود احمد صاحب |
| ۱۱۳۴ | چوہدری منظور احمد صاحب |
| ۱۱۴۲ | غلام محمد صاحب |
| ۱۱۴۷ | چوہدری غلام محی الدین صاحب |
| ۱۱۵۰ | ملک عبدالستار صاحب |
| ۱۱۵۲ | شیخ کریم بخش صاحب |
| ۱۱۵۴ | چوہدری فضل احمد صاحب |
| ۱۱۵۵ | شیخ غلام حسین صاحب |
| ۱۱۷۳ | ڈاکٹر محمد شفیع صاحب |
| ۱۱۷۶ | میاں عبداللہ صاحب |
| ۱۱۸۱ | محمد ایوب صاحب |
| ۱۱۸۳ | ملک بشیر محمد خان صاحب |
| ۱۱۸۵ | چوہدری محمد عظیم صاحب |
| ۱۱۸۷ | سید لال شاہ صاحب |
| ۱۱۹۹ | ماسٹر سعد اللہ خان صاحب |
| ۱۲۰۱ | چوہدری عبدالمجید صاحب |
| ۱۲۲۰ | صوفی غلام محمد صاحب |
| ۱۲۲۳ | کے عبداللہ صاحب |
| ۱۲۵۵ | منشی گلاب الدین صاحب |
| ۱۲۶۳ | محمد خلیل احمد صاحب |
| ۱۲۸۵ | میاں صدیق محمد صاحب |

## تبلیغی ٹریکٹ ایک روپیہ کے ایک سیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پر معارف بابرکت اور پر تاثیر کلام سے بہت قسم کے ٹریکٹ ایک روپیہ سیر اور کتاب الوصیت ایک پیسہ ایک روپیہ میں ۷۰ عدد دس روپیہ میں ہزار مولوی ابوالفضل صاحب قادیان سے طلب فرمائیں اور کثرت سے اشاعت کریں کشتی نوح چھ پیسہ میں جلد چھپ کر سکے گی۔

## ڈرائنگ ماسٹر

میں نے ڈرائنگ ماسٹر کلاس میو سکول آف آرٹ لاہور سے اچھے نمبروں پر پاس کی ہے۔ عمر قریباً ۲۳ برس ہے۔ اگر کسی جگہ ڈسٹرکٹ بورڈ یا گورنمنٹ سروس کی آسامی خالی ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

کرامت اللہ ڈرائنگ ماسٹر نیا محلہ جہلم معرفت چوہدری عبدالحکیم صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر جہلم

## ضرورت ملازمت

ایک صاحب جو ایس۔ وی ٹرینڈ اور بی۔ وی تک تعلیم رکھتے ہیں۔ اور ۸ سال سے محکمہ تعلیم میں ملازم ہیں۔ خاص وجوہات کی وجہ سے سابقہ ملازمت چھوڑ کر کسی دوسری جگہ ملازمت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کسی دوست کی کوشش اس بارہ میں بارآور ہو۔ تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

# ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

**لنڈن** (بذریعہ ہوائی ڈاک) ماسکو سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ روس مشرقی اور مغربی دونوں محاذوں پر جنگ کے لئے تیار ہے۔ فوجی حکام کی رائے ہے۔ کہ روس کی سرخ فوج دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور اور جنگجو ہے۔ مستقل فوج میں دس لاکھ سے زیادہ سپاہی ہیں اور جنگ کی صورت میں فوراً مزید بھرتی شروع ہو جائے گی۔ اس لئے اگر جاپان کسی وقت روس پر اچانک حملہ کرے۔ تو روس اس کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

**روم** ۲۴ اگست۔ سائنور مسولینی کے بیٹے وٹوریو اور برونو اور اس کا داماد کیانو نیپلز سے کل مشرقی افریقہ کی اطالوی ایر فورس میں خدمات انجام دینے کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

**لنڈن** ۲۳ اگست مسٹر بٹلر نے رود بار انگلستان کو ۱۴ گھنٹوں اور ۵۰ منٹ میں تیر کر عبور کیا۔ اس سال تیر کر عبور کرنے والا یہ پہلا شخص ہے۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں ایک شخص نے ۱۱ گھنٹوں اور ۵ منٹ میں رودبار کو عبور کیا تھا۔ اور اس کا ریکارڈ ابھی تک نہیں ٹوٹا۔

**لاہور** ۲۴ اگست۔ گوردوارہ شہید گنج کی مسجد کی جگہ نیا گوردوارہ تعمیر ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور کے سرکردہ مسلم وکلا مسلمانوں کی طرف سے مسجد کو مسمار کرنے کے سلسلہ میں سکھ لیڈروں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند استغاثہ دائر کرنے والے ہیں۔ مزار کا کوشاہ کے سلسلے میں سرکردہ اکالی سکھوں کے خلاف استغاثے دائر ہیں۔ نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ گوردوارہ ٹریبونل کے فیصلوں کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل دائر کی جائے گی۔ سنا جاتا ہے کہ ڈاکٹر عالم مسٹر سکے۔ ایل گابا۔ مسٹر محمد علی جناح اس مقدمہ کی پیروی کریں گے۔

**امرتسر** ۲۴ اگست۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۲ آنے چھ پائی۔ نخود تیار ایک روپیہ پندرہ آنے چھ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۶ آنے۔ دیسی چاندی ۶۵ روپے ۸ آنے ہے۔

**شیخوپورہ** ۲۴ اگست موضع بوڑیوالہ ضلع شیخوپورہ میں سکھ مسلم فساد ہو گیا جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان فوت ہو گیا جھگڑا اراضی کے سلسلہ میں رونما ہوا۔ پولیس نے پچاس سکھوں کو حراست میں لے لیا ہے۔

**بمبئی** ۲۴ اگست۔ ایک مقامی جوہری کی دکان سے ایک بیش بہا زیور چوری ہو گیا واقعہ یوں ہے۔ کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو سر سکندر حیات خاں کا مختار کار بتلا کر جوہری کو نفیس زیورات دکھانے کے لئے کہا۔ جوہری کے زیورات دکھانے پر چند زیور اس نے پسند کئے اور انہیں بندھوا کر جوہری سے کہنے لگا کہ چونکہ مجھے دوسری دکان پر جانا ہے۔ میں تمہاری دوکان کا مال واپسی پر لے لونگا دو گھنٹہ تک جب وہ شخص نہ لوٹا۔ تو جوہری نے گٹھڑی کو کھول کر دیکھنا شروع کیا۔ اور اسے معلوم ہوا۔ کہ نو سو روپیہ کی مالیت کا ایک زیور گم ہے۔ چنانچہ پولیس میں اطلاع دیدی گئی۔

**کابل** (بذریعہ ڈاک) یہاں پر جشن استقلال نہایت تزک و احتشام سے منایا گیا۔ شاہی محلات۔ سرکاری دفاتر اور شہر کے گلی کوچوں میں ہر جگہ رونق کے آثار نمایاں تھے۔ جشن کے پروگرام کے ماتحت فوجی کھیلوں کی نمائش بھی ہوگی۔ دیگر آداب و رسوم کے علاوہ ملکی سفیروں وزراء اور قبائلی سرداروں کی طرف سے اعلیحضرت شاہ ظاہر شاہ تاجدار افغانستان کا استقبال کیا جائیگا۔

**امرتسر** ۲۴ اگست۔ کل رات دس ہزار سکھوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف سکھ لیڈروں نے تقاریر کیں اور کرپان کے متعلق حکومت کی مذمت کا ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوا۔ گرفتار شدگان کو مبارکباد دی گئی۔ سردار دلیپ سنگھ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اگر ہائی کورٹ بھی کرپان کے خلاف فیصلہ دے گی۔ تو بھی سکھ اس کے سامنے جھکنے کو تیار نہ ہونگے۔ سردار ایشر سنگھ نے کہا۔ کہ سکھ جتنی کرپانیں چاہیں پہنیں۔ اور اس معاملہ میں حکومت کے کسی قانون کی پرواہ نہ کریں۔

**لاہور** ۲۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پراونشل کانگرس کمیٹی کے سابق صدر ڈاکٹر ستیہ پال ماہ ستمبر کے آخر یا ماہ اکتوبر کے آغاز میں اپنی سزائے قید بھگتنے کے بعد رہا ہو جائیں گے۔

**حیدر آباد دکن** ۲۴ اگست گذشتہ شب مسٹر اینڈرسن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سکندر آباد کی بروقت مداخلت سے ہندو مسلم فساد رک گیا۔ ہندوؤں نے گوپال اشٹمی کے سلسلہ میں رتھ کا جلوس نکالا۔ جلوس نے جامع مسجد کے سامنے سے گزرنا چاہا۔ جس کی وجہ سے فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ پولیس افسروں کے کہنے کے باوجود ہندو مسجد کے راستہ ہی گذرنے پر مصر رہے۔ اور بطور پروٹسٹ رتھ وہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ ہندوؤں کے چلے جانے کے بعد ایک ہندو سپاہی نے رتھ کھچوا کر مسجد کے دوسری طرف کر دیا۔ اور وہاں سے جلوس پھر شروع ہو کر امن سے اختتام پذیر ہوا۔ شہر میں مسلح پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا۔ اور دفعہ ۱۴۴ بھی نافذ کر دی گئی ہے

**لنڈن** ۲۳ اگست۔ اخبار نیوز کرانیکل لکھتا ہے۔ کہ انگلستان کے پانچ بڑے بنکوں میں سے ایک نے اٹلی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جو روپیہ اس کی طرف سے واجب الوصول ہے۔ وہ فوراً دیدے۔ امریکہ اور فرانس کے بنک بھی اٹلی کو قرض دینے میں تامل کر رہے ہیں۔

**روم** ۲۳ اگست۔ اٹلی کے ایک اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر برطانیہ ابے سینیا میں اسلحہ بھیجتا رہے گا۔ اور اٹلی کے جہازوں کے لئے نہر سویز بند کر دے گا۔ تو اس کا یہی مطلب لیا جائیگا۔ کہ وہ اٹلی کا مخالف ہے اور اٹلی بھی اس کے خلاف جوابی کارروائی عمل میں لائے گا۔

**امرتسر** ۲۴ اگست۔ امرتسر کے ایک گنجان آباد محلہ میں ہیضہ کی وباء شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ آج وہاں ہیضہ کے سات کیس رونما ہوئے۔ سد باب کو روکنے کے لئے ٹیکہ کیا جا رہا ہے۔

**لنڈن** (بذریعہ ڈاک) ٹوری اخبارات ہندوستان کے وائسرائے کی موجودہ تنخواہ سے مطمئن نہیں۔ اس لئے انہوں نے آئندہ وائسرائے کی تنخواہ میں اضافہ کے لئے باقاعدہ مہم شروع کر رکھی ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ بہت سے وائسرائے جب اپنے وطن کو واپس آتے ہیں۔ تو عملی طور پر غریب ہوتے ہیں۔

**شملہ** ۲۴ اگست۔ اسمبلی میں لالہ فقیر چند کی وفات پر جالندھر ڈویژن غیر مسلم حلقہ کی جو نشست خالی ہوئی ہے اس کے متعلق ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں اس نشست کو پر کرنے کے لئے امیدواروں کی نامزدگی کی تاریخ ۷ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔ امیدواروں کی آراء شماری ۱۰ اکتوبر کو ہوگی۔

**استنبول** ۲۵ اگست۔ ترکی کابینہ کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت غازی مصطفےٰ کمال پاشا منعقد ہوا۔ جس میں اطالیہ اور ابے سینیا کے قضیہ پر بحث ہوتی رہی۔ کابینہ نے یہ قرار دیا۔ کہ اگر ان دونوں میں جنگ چھڑ گئی۔ تو اس کا تمام یورپ پر اثر پڑے گا۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ حکومت ترکی کو معاہدہ بلقان والے تمام ارکان سے رابطہ رکھکر آئندہ حالات کا انتظار کرنا چاہیئے۔

**واشنگٹن** ۲۵ اگست۔ ایوان میں یہ بل پیش ہوا تھا۔ کہ اگر یورپ میں جنگ چھڑ جائے۔ تو امریکہ کو بالکل غیر جانبدار رہنا چاہیئے۔ اور جنگ کرنے والی کسی پارٹی کو جنگی سامان نہیں پہونچانا چاہیئے۔ چنانچہ یہ بل منظور ہو گیا۔ اور ساتھ ہی اس بل کے سلسلہ میں صدر سے یہ اختیار بھی چھین لیا گیا ہے۔ کہ وہ اس بل کو نامنظور کر دے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی